رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY
AL FAZL, QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت دو پیسے

جلد ۲۳	مورخہ ۲۱ ذوالحجہ ۱۳۵۴ھ	یوم یکشنبہ	مطابق ۱۵ مارچ ۱۹۳۶ء	نمبر ۲۱۳

"انجمن مصالحت" قضیۂ شہید گنج اور احرار

مسٹر جناح کے لاہور آنے پر کہا گیا تھا۔ کہ جب تک مسجد شہید گنج کے قضیہ کا فیصلہ نہ کر لیں گے۔ واپس نہیں جائیں گے۔ لیکن وُہ چلے گئے۔ اور حالات میں سوائے اس کے کوئی تبدیلی نہ ہوئی۔ کہ اس جھگڑے کے شروع ہونے کے وقت مسلمان حکومت کے متعلق جس پوزیشن میں تھے۔ اسی میں آ گئے۔ یعنی انہوں نے سول نافرمانی سے دست بردار ہونے کا اعلان کر دیا۔ اور حکومت نے اس ایجی ٹیشن کے دوران میں جو تعزیری کارروائیاں کی تھیں۔ انہیں واپس لے لیا۔ اس میں شک نہیں۔ کہ یہ صورت مسٹر جناح کی وساطت سے پیدا ہوئی جس کے لئے مسلمانوں کو بھی اور حکومت کو بھی ان کا شکر گزار ہونا چاہیئے۔ اور فریقین نے کھلے دل سے ان کا شکریہ ادا کیا ہے۔ لیکن ان کے لئے تو حکومت پہلے سے ہی تیار تھی۔ اور کہہ چکی تھی۔ کہ اگر مسلمان سول نافرمانی ترک کر کے آئینی جدوجہد کے اندر رہنے کا یقین دلا دیں تو حکومت جو تعزیری جاری کر چکی ہے۔ اسے اٹھا لیگی۔ مسٹر جناح نے آکر مسلمانوں سے سول نافرمانی ترک کرنے کا اعلان کرا دیا۔ اور حکومت نے نظر بندوں اور قیدیوں کو رہا کر دیا۔ زیر ضمانت لوگوں کو آزاد کر دیا اور اخبارات کی ضمانتیں واپس کر دیں۔

اس طرح فی الحال حالتِ سکون تو پیدا ہو گئی مگر اصل معاملہ جوں کا توں ہی رہا۔ اور مسٹر جناح واپس تشریف لے گئے۔ البتہ اپنی یادگار "انجمن مصالحت" قضیہ "شہید گنج" چھوڑ گئے۔ ظاہر ہے۔ کہ ایک لمبے عرصہ تک مسٹر جناح لاہور میں نہیں ٹھہر سکتے تھے اور بحالاتِ موجودہ جبکہ کہا جاتا ہے۔ کہ "سکھ شہید گنج کے متعلق کوئی سمجھوتہ کرنا نہیں چاہتے۔ انہوں نے مسٹر جناح کو دعوت دی۔ اور نہ وُہ گفت و شنید کی کسی منزل پر اپنا حق چھوڑنے کو تیار ہوئے"۔ ان کے ٹھہرنے سے فائدہ بھی کیا تھا۔ اس لئے انہوں نے وہی کیا۔ جو انہیں کرنا چاہیئے تھا۔ کہ جھگڑے کا تصفیہ چند مقامی لوگوں کے سپرد کر کے روانہ ہو گئے اب یہ ان لوگوں کی قابلیت۔ معاملہ فہمی اور دوراندیشی پر منحصر ہے۔ جنہوں نے اس بار کو اپنے کندھوں پر اٹھایا۔ کہ اسے عمدگی سے سلجھائیں۔ اور ایک ایسا جھگڑا جو صوبہ کے امن کے لئے۔ مسلمانوں اور سکھوں کے تعلقات کے لئے اور آئندہ ملکی ترقیات کے لئے سخت مضر ہے اس کا قابلِ اطمینان فیصلہ کر دیں۔ اگرچہ ہم سمجھتے ہیں۔ اس انجمن مصالحت کے اجزاءِ ترکیبی ایسے نہیں ہیں۔ جن سے کامیابی کی یقینی توقع کی جا سکے۔ اور کہا جا سکتا ہے کہ اس کی تعمیر میں ہی اس کی خرابی مضمر ہے۔ تاہم جن لوگوں نے اس ذمہ داری کو اس کی مشکلات اور نزاکتوں کا علم رکھتے ہوئے قبول کیا ہے ان کا فرض ہے۔ کہ اپنے آپ کو اس کا اہل ثابت کر کے دکھائیں۔ اور ضرور مصالحت کی ایسی راہ نکالیں۔ جو فریقین کے لئے باعزت سمجھوتہ کہلا سکے۔ ورنہ یاد رکھیں۔ ایک کام کے سرانجام دینے کا بیڑا اٹھا کر اسے ناکامی کے گڑھے میں گرا دینا انہیں بہت مہنگا پڑے گا۔

اس وقت تک اس انجمن کی طرف سے تو یہ نہیں بتایا گیا۔ کہ اس کا لائحہ عمل کیا ہے اور وہ کامیابی کی منزل تک پہنچنے کے لئے کونسی راہ اختیار کرے گی البتہ اسے ناکام بنانے والے، دشمنوں نے اپنی کمین گاہوں سے سر نکالنے شروع کر دیئے ہیں۔ چنانچہ وُہ پُر اشرار ٹولی جو قضیہ مسجد شہید گنج کے شروع ہونے سے لیکر اس وقت تک مسلمانوں کے ساتھ نہایت ہی شرمناک غداری کی مرتکب ہو رہی ہے۔ اور جو احرار کہلاتی ہے اس کے ترجمان "مجاہد" نے کھلم کھلا لکھ دیا ہے۔ کہ اگر اس انجمن نے بعض خاص شخصیتوں کو اپنے ساتھ شامل کئے بغیر گفتگوئے مصالحت شروع کر دی۔ تو اس کا نتیجہ لازمی طور پر ناکامی ہوگا۔ چنانچہ لکھا ہے:-

"اگر مسٹر جناح کی مرتبہ انجمن مصالحت میں ان حضرات کو شرکت کا موقعہ نہ دیا گیا۔ تو نہ صرف مصالحانہ مذاکرات ناقص و ناتمام رہ جائیں گے۔ بلکہ عوام کو بھی اعتراض کا موقعہ ہاتھ آجائے گا۔ خدانخواستہ اگر موجودہ ارکان نے مصالحانہ گفتگو کا آغاز کر دیا۔ اور تصفیہ کی شرائط پر غور و خوض شروع ہو گیا۔ تو ہمیں اس بات کا اندیشہ ہے۔ کہ بعض خاص شخصیتوں کی عدم شرکت اس تمام سعی و جہد کے نتائج کو بیکار محض ثابت کرنے میں موثر ثابت ہوگی"

اس کا صاف مطلب یہ ہے۔ کہ بعض خاص شخصیتوں کو اور وُہ ترجمان احرار کے نزدیک لیڈرانِ احرار ہی ہو سکتے ہیں۔ اگر اس مصالحتی انجمن میں شریک نہ کیا گیا۔ اور مصالحت کی گفتگو شروع کر دی گئی۔ تو وُہ اس بیل کو منڈھے نہیں چڑھنے دیں گے۔ اور جس طرح بھی ممکن ہوگا رنگ میں بھنگ ڈالنے کی کوشش کریں گے۔

گویا احرار کی طرف سے ان لوگوں کو جو یہ کوشش کر رہے ہیں کہ مسجد شہید گنج کے قضیہ کا ضرور فیصلہ ہو جائے۔ یہ کھلا چیلنج ہے۔ کہ اگر تم نے مجلس مصالحت میں لیڈرانِ احرار کو شامل کئے بغیر گفتگوئے مصالحت شروع کر دی۔ تو یہ ایسا جرم ہوگا۔ جو کبھی معاف نہ کیا جائیگا۔ اور اس صورت میں احرار اس گفتگو کو قطعاً کامیاب نہ ہونے دیں گے۔

اس سے احرار کے اس رویہ پر بھی خوب روشنی پڑتی ہے۔ جو انہوں نے شہید گنج کے متعلق شروع سے اختیار کر رکھا ہے۔ اور جو یہ ہے۔ کہ کبھی مسلمانوں کو سکھوں کے خلاف مشتعل کیا جائے۔ کبھی سکھوں کا خوف دلا کر مسلمانوں کو مرعوب کیا جائے۔ اور کبھی اپنی عنانِ توجہ حکومت کی طرف پھیر دی جائے۔ تاکہ فتنہ و فساد کھڑا ہی رہے۔ سکھوں اور مسلمانوں کی مصالحتی کمیٹی کو ناکام بنانے کے متعلق تو احرار نے اپنے ارادہ کا اعلان کر ہی دیا ہے۔ لگے ہاتھوں حکومت کے متعلق بھی لکھ دیا ہے۔ کہ "گورنر پنجاب نے سکھوں کو جو مشورہ دیا ہے۔ اور جو یہ ہے۔ کہ وُہ صحیح راہِ عمل اختیار کریں گے۔ وُہ حد درجہ صحیح۔ مناسب اور ضروری ہے۔ لیکن افسوس یہ ہے۔ کہ یہی مشورہ آغاز کار میں نہ دیا گیا۔ بلکہ حکومت نے کچھ ایسا طرزِ عمل اختیار کر لیا۔ جس سے سکھوں کو اس بات کا یقین ہو گیا۔ کہ حکومت ان کی اختیار کردہ روش کی حامی ہے۔ اور اس واقعہ یا غلط فہمی کی بناء پر جو کچھ ہوا۔ اس کی دردناک تفصیلات اور نہایت ہولناک عواقب سے کون آگاہ نہیں"۔

گویا احرار اب بھی حکومت پر ہی الزام لگا رہے ہیں۔ جو مسلمانوں کیلئے پھر وجہ اشتعال بن سکتا۔ اور انہیں جادۂ صواب سے برگشتہ کر کے اسی دلدل میں پھنسا سکتا ہے جس سے مسٹر جناح نے حال میں انہیں نکالا ہے۔

ترجمانِ احرار نے جن اغراض کے ماتحت یہ روش اختیار کر رکھی ہے۔ انہیں تو ہم جانتے ہیں۔ لیکن احرار کی اس قسم کی

اخبار "ڈیلی گزٹ" اور آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب

مشہور روزنامہ "ڈیلی گزٹ" ۲ مارچ ۱۹۳۶ء کی اشاعت میں "ارکان اسمبلی ریلوے ممبر کی تعریف میں" "سر ظفر اللہ خان نے ریکارڈ قائم کر دیا" کے عنوانات کے ماتحت آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب ریلویز اینڈ کامرس ممبر کی اعلیٰ قابلیت کا اعتراف کرتا ہوا لکھتا ہے:-

دہلی کے سیاسی دوائر سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کے اس قابل تحسین طریق کی تعریف میں جس سے انہوں نے لیجسلیٹو اسمبلی میں ریلوے بجٹ کی راہنمائی کی ہے رطب اللسان ہیں۔ اسمبلی کے بہت سے ارکان کی جانب سے اس امر کی طرف خاص توجہ مبذول کرائی گئی ہے۔ کہ چار یوم کے دوران میں جن میں مطالبات زر پر آراء شماری کی گئی۔ کسی ایک موقعہ پر بھی ریلوے ممبر نے ریلوے بورڈ کے تین افسروں کو جو ایوان میں موجود تھے۔ بحث میں حصہ لینے کے لئے نہیں کہا ؎

گذشتہ سالوں میں ریلوے ممبر ریلوے بورڈ کے ایک افسر سے جو ریلوے بجٹ کے پیش ہونے سے پہلے اسمبلی کے لئے نامزد ہوتا تھا یہ توقع رکھتا تھا۔ کہ وہ تخفیف کی ان تحریکوں کے متعلق جو ریلوے ملازمین کی بعض شکایتوں ریلوے ملازمتوں میں بعض قوموں کی ناکافی نمائندگی اور دوسرے ایسے امور کے متعلق جن کی تفصیلات کا ریلوے بورڈ کے افسروں کو ریلوے کے ممبر انچارج سے زیادہ علم ہوتا ہے۔ بحثوں میں حصہ لے۔ مگر گذشتہ ہفتہ ریلوے ممبر نے مسٹر پی۔ آر۔ راؤ اور مسٹر ٹالڈن پریڈمن میں سے کسی ایک کو بھی کسی ایک مسئلہ پر جو اسمبلی میں مطالبات زر پیش کرنے پر زیر بحث آیا بولنے کے لئے نہیں کہا۔ سر محمد ظفر اللہ خان نے گذشتہ ہفتہ کی ہر ایک تحریک کے متعلق بحث کا جواب دیا۔ آپ سرکاری بنچوں کی طرف سے سوائے ایک موقعہ کے جبکہ یورپین گروپ کے ایک ممبر کی اس تحریک پر کہ ذرائع رسل و رسائل کے یکجا کرنے کے مسئلہ پر بحث کی جائے۔ سر فرینک نائس لیبر اینڈ انڈسٹریز ممبر نے بحث میں دخل دیا۔ واحد مقرر تھے ریلوے بجٹ کے پیش ہونے سے لے کر مطالبات پر آخری آراء شماری تک ریلوے ممبر نے دس تقریریں کیں۔ اور گذشتہ دو ہفتہ کے دوران میں انہیں چھ یا سات گھنٹے سے زیادہ بولنا پڑا۔ جس بات نے اسمبلی کے متعدد ارکان کو متحیر کر دیا ہے۔ وہ ریلوے کے متعلق مسائل سے ریلوے ممبر کی واقفیت ہی نہیں۔ بلکہ اس کی وجہ ان کا تفصیلات و فروعات پر کامل طور پر حاوی ہونا ہے۔

یہ بات ظاہر ہے۔ کہ گذشتہ سال جب سے انہوں نے اس عہدہ جلیلہ کا چارج لیا ہے۔ وہ ریلوے کے متعلق ان تمام مسائل کا جو گذشتہ چودہ سال کے دوران میں اسمبلی میں زیر بحث آئے۔ نہایت غور و خوض سے مطالعہ کرتے رہے ہیں۔

کانگرس پارٹی۔ انڈیپنڈنٹ پارٹی۔ نیشنلسٹ پارٹی اور یورپین گروپ کے تمام سربرآوردہ ارکان یہ کہنے میں متفق اللسان ہیں۔ کہ سر محمد ظفر اللہ خان نے اسمبلی پر ایک گہرا اثر پیدا کیا ہے ؎

یوم التبلیغ ۲۹ مارچ ۱۹۳۶ء کو منایا جائے

غیر مسلم اقوام میں تبلیغ اسلام کرنے کے لئے امسال یوم التبلیغ ۲۹ مارچ ۱۹۳۶ء بروز اتوار منایا جائے گا۔ ہر احمدی مرد و عورت بچے بوڑھے اور جوان کا فرض ہے۔ کہ اس دن جہاں تک ہو سکے غیر مسلموں کو دعوت اسلام دے۔ اور اس فرض کو خوش اسلوبی سے ادا کرنے کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دے ؎

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ایک مخبوط الحواس قلعی گر اور ترجمان احرار "مجاہد"

کچھ دنوں سے ایک شخص مہر دین نامی کہیں باہر سے آکر قادیان میں برتن قلعی کرنے کا کام کرتا تھا۔ چونکہ وہ سخت گرمی کے موسم میں عموماً دھوپ میں آگ کی بھٹی پر بیٹھکر کام کرتا رہا۔ اس لئے اس کا دماغ چل گیا اور اس کی حالت نہایت قابل رحم ہو گئی۔ مگر احرار پر اشرار نے اس کو اپنا بازیچہ بنا لیا ہے۔ اور اس کی طرف منسوب کر کے بیہودہ خبریں جماعت احمدیہ کی دل آزاری کے لئے شائع کر رہے ہیں۔ احباب جس طرح احرار کی دوسری دروغگوئیوں اور کذب بیانیوں کو قابل اعتنا نہیں سمجھتے۔ اسی طرح مہر دین کی طرف منسوب کر کے وہ جو کچھ شائع کریں۔ اسے بھی لغویت کا طومار سمجھیں ؎

پولیس نے اسے پاگل قرار دے کر چاہا کہ پاگل خانہ میں بھیجدے۔ لیکن اس خیال سے کہ وہاں اسے تکلیف ہوگی۔ فی الحال اس کو بھجوانے کی ضرورت نہیں سمجھی گئی ؎

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا ایک خاص خطبہ جمعہ

جس کا پڑھنا ہر احمدی کے لئے ضروری ہے

خدا تعالیٰ کے فضل اور اسی کی دی ہوئی توفیق سے جماعت احمدیہ کے مخلصین جہاں جانی اور مالی قربانیوں میں روز بروز بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ وہاں ایسے مخلصین بھی ہیں۔ جو مالی یا جسمانی لحاظ سے معذور ہونے کی وجہ سے اپنے دلوں میں یہ حسرت رکھتے ہیں۔ کہ کاش ہم میں بھی خدمت دین کرنے کی طاقت ہوتی۔ اور ہم بھی دینی جہاد کے اس نہایت اہم موقعہ پر اپنے بھائیوں کے دوش بدوش ہوتے۔ ایسے مخلصین کو مبارک ہو۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ۲۸ فروری کے خطبہ جمعہ میں ان کے لئے ایک ایسی تدبیر بیان فرمائی ہے۔ جس پر معذور سے معذور احمدی بھی بخوبی عمل کر سکتا۔ اور اس طرح خدمت دین میں حصہ لے کر اسی طرح ثواب اور اجر کا مستحق ہو سکتا ہے۔ جس طرح وہ لوگ جنہیں خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے جانی اور مالی لحاظ سے اس قابل بنایا ہے کہ ان کے ذریعہ خدمت دین سرانجام دے سکیں ؎

چونکہ یہ نہایت ہی اہم خطبہ ہے۔ اور اس کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے۔ کہ "اس خطبہ کو تمام جماعتیں پڑھ کر سنائیں۔ اور جو لوگ جمعہ میں نہ آسکیں۔ ان کے گھروں پر جا کر انہیں پڑھوائیں یا سنائیں"۔ اور بار بار پڑھا جائے"۔ اس لئے ضروری ہے کہ جن احباب تک یہ آواز پہنچے۔ ان میں سے ہر ایک مرد و عورت نہ صرف خود اس خطبہ کو حاصل کر کے اپنے پاس رکھے۔ بلکہ دوسروں کو بھی اس بات کی تحریک کرے۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے مذکورہ بالا ارشاد کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہر احمدی جماعت اپنے افراد کے لحاظ سے جلد سے جلد اطلاع دے کہ اسے اس خطبہ کے کس قدر پرچے بھجوائے جائیں۔ قیمت فی پرچہ ایک آنہ ہوگی۔ ایجنٹ صاحبان کو بھی چاہیئے۔ کہ جلد مطلوبہ تعداد سے اطلاع دیں ؎

یہ اعلان ملاحظہ فرماتے ہی جو اصحاب اطلاع ارسال کر دیں گے۔ ان کے آرڈر کی تعمیل ہو سکے گی۔ کیونکہ خطبہ جلد شائع کیا جا رہا ہے۔ پس احباب فوری توجہ فرمائیں ؎

خاکسار مینیجر الفضل

درخواست ہائے دعا

(۱) خاکسار نے امسال بی۔ اے کا امتحان دینا ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد عبد اللہ مقرب (۲) ہمارے پانچ دوست سید محمود احمد۔ عبد الحمید۔ رفیق احمد۔ عدالت خان سلطان احمد مختلف ممالک کو تبلیغ احمدیت کے لئے روانہ ہوئے ہیں۔ احباب ان کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار سید بشیر احمد قادیان (۳) مرزا محمد حسین صاحب کلرک آرسنل راولپنڈی کو عارضی طور پر ایک ڈیوٹی کے سلسلہ میں پشاور روانہ کیا گیا ہے۔ احباب ان کی کامیابی کے لئے دعا کریں۔ (۴) میری ہمشیرہ بیمار ہے احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار سید بشارت احمد قادیان (۵) میری بھاوجہ صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر محمد شفیع صاحب سخت بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ خاکسار محمد احسان قادیان (۶) بعد کامیابی مقدمہ برتیت برخورداران عاشق محمد و صادق محمد کے مخالفوں نے سخت مخالفت شروع کر دی ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ دشمنوں کی دشمنی۔ اور حاسدوں کے حسد سے محفوظ رکھے محمد نواب خان عرضی نویس لودھراں

جماعت احمدیہ کے خلاف ڈاکٹر سر اقبال کا عجیب و غریب بیان

پنڈت جواہر لال صاحب نہرو کے مدلل مضامین کا جواب دینے کی ناکام کوشش

۵

ڈاکٹر اقبال سے سوال

پنڈت جواہر لال صاحب نہرو نے یہ دیکھتے ہُوئے کہ ڈاکٹر اقبال کی خواہش یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ مسلمانوں میں جبر و تشدد سے یکرنگی پیدا کی جائے۔ ان سے دریافت کیا تھا۔ کہ مسلمانوں میں سے کون اس قسم کا مشترکہ معیار اعتقاد و عمل تیار کرے گا۔ جس پر سب مسلمان کاربند ہو جائیں گے۔ کیا جمعیۃ العلماء والوں کا کوئی مستقل کمیشن مقرر ہوگا۔ یا آزاد خیال مسلمانوں میں سے کوئی اس فرض کی بجا آوری کا بار گراں اپنے دوش ہمت پر عائد کرے گا۔ پھر ان حالات میں کہ ہر فرقہ دوسرے فرقہ کو کافر اور خارج از اسلام قرار دیتا ہے۔ ان کے سپرد مسلمانوں کے اختلافی مسائل کا فیصلہ کیونکر کیا جا سکتا ہے اگر ان میں اختلافی مسائل کو نپٹا کر باہم متحد ہونے کی اہلیت ہوتی۔ اور انہوں نے مذہب کو بازیچۂ اطفال نہ بنا رکھا ہوتا۔ تو ان میں زمین و آسمان کا اختلاف ہی کیوں ہوتا۔ لیکن جب وُہ آپس میں ہی متحد نہیں۔ تو اختلاف و انشقاق کی اس "معجونِ مرکب" سے کسی درست فیصلہ کی امید کس طرح کی جا سکتی ہے۔

مُسلمانوں کا تفرق و انتشار اور ڈاکٹر اقبال

اس نہایت وزنی مطالبہ کا ڈاکٹر سر اقبال نے جو جواب دیا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ انیسویں صدی کا یہ مشہور فلسفی زمانۂ ماضی اور حال کی اُن اہم تحریکات تک سے بے خبر ہے۔ جو امتِ مسلمہ کو انتشار و انشقاق سے ہم دوش کر کے ثریا سے زمین پر ٹپک دینے کا موجب بنی ہیں۔

ڈاکٹر اقبال لکھتے ہیں:-

"یہ صحیح ہے۔ کہ اسلامی فرقوں میں معمولی مسائل شریعت و مذہب کے اختلاف پر باہم کفر طرازی کا بازار بالعموم گرم رہا ہے"

لیکن "اختلاف کی بناء پر باہم کفر طرازی کے الزامات سے کوئی انتشار رونما نہیں ہُوا۔"

یہ الفاظ جب ایسے شخص کے قلم سے نکلیں۔ جو برسوں مسلمانوں کے انتشار اور انشقاق پر آنسو بہا چکا۔ اور سینہ کوبی کرتا رہا ہے۔ تو سوائے اس کے کیا کہا جا سکتا ہے۔ کہ بدقسمتی سے قوائے عقلیہ و فکریہ اُسے جواب دے چکے ہیں۔ غور فرمائیے۔ تھوڑا ہی عرصہ قبل ڈاکٹر اقبال اپنی اور دوسرے مسلمانوں کی حالتِ زار کا مرثیہ اس طرح پڑھ چکے ہیں۔ ؎

گنوا دی ہم نے جو اسلاف سے میراث پائی تھی
ثریا سے زمیں پر آسماں نے ہم کو دے مارا

کبھی دُنیائے اسلام کے سوز و سازکی کہانی اس طرح سُنا چکے ہیں:-

کیا سُناتا ہے مجھے ترک و عرب کی داستاں
مجھ سے کچھ پنہاں نہیں اسلامیوں کا سوز و ساز
لے گئے تثلیث کے فرزند میراثِ خلیل
خشتِ بنیادِ کلیسا بن گئی خاکِ حجاز
ہوگئی رسوا زمانے میں کلاہِ لالہ رنگ
جو سراپا ناز تھے ہیں آج مجبورِ نیاز
لے رہا ہے مے فروشانِ فرنگستاں سے پارس
وُہ مئے سرکش حرارت جس کی ہے مینا گداز
حکمتِ مغرب سے ملت کی یہ کیفیت ہُوئی
ٹکڑے ٹکڑے جس طرح سونے کو کر دیتا ہے گاز

کبھی "جوابِ شکوہ" میں مسلمانوں کے انتشار کا نقشہ اس طرح کھینچ چکے ہیں:- ؎

منفعت ایک ہے اس قوم کی۔ نقصان بھی ایک
ایک ہی سب کا نبی۔ دین بھی۔ ایمان بھی ایک
حرم پاک بھی۔ اللہ بھی۔ قرآن بھی ایک
کچھ بڑی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک
فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں
کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں

مگر اب وُہ اتنا بھی تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔ کہ مسلمانوں میں کوئی انتشار ہے۔ بلکہ یہ کہنا اختلاف شریعت کی تاریخ سے ناواقفیت کا ثبوت بتاتے ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں:-

"موجودہ تعلیم یافتہ مسلمانوں نے جن کو اختلافِ شریعت کی تاریخ سے آگاہی حاصل نہیں یہ سمجھ لیا ہے۔ کہ مسلمان سیاسی اور معاشرتی اعتبار سے منتشر ہو گئے ہیں یہ قطعی طور پر ایک غلط خیال ہے۔"

مگر یہ وُہی "قطعی طور پر غلط خیال" ہے۔ جو آج سے کچھ ہی عرصہ پہلے سر اقبال کے رگ و پے میں سرایت کر چکا تھا۔ اور اب اس کا سننا بھی گوارا نہیں کرتے۔ حالانکہ مسلمان اپنے قول اور فعل دونوں کے ذریعہ اب بھی اس "غلط خیال" کی درستی کا دُنیا میں پُورے زور کے ساتھ مظاہرہ کر رہے ہیں۔

مسلمانوں کے انتشار کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی

پھر یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ مسلمانوں کے متعلق رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے آج سے قریباً ساڑھے تیرہ سو سال قبل فرمایا تھا۔ کہ میری امت پر ایک زمانہ ویسا ہی آئے گا۔ جیسا کہ بنی اسرائیل پر آیا۔ مسلمان یہود کی ہو بہو نقل کریں گے۔ وُہ تہتر فرقوں میں منقسم ہو جائیں گے۔ اور سوائے ایک کے باقی تمام گمراہ ہونگے۔ محققین اس حدیث کی صحت کو تسلیم کر چکے ہیں۔ اور وُہ اس امر کو بھی قبول کرتے ہیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث پوری ہو چکی ہے۔ چنانچہ ایسی کتب خود مسلمانوں کی طرف سے لکھی جا چکی ہیں۔ جن میں مسلمانوں کے تمام فرقوں کا نام بنام ذکر ہے۔ بلکہ وُہ کہتے ہیں۔ مسلمانوں میں تہتر سے بھی زیادہ فرقے موجود ہیں۔ اور "آنحضرت نے جو تہتر کا عدد فرمایا ہے وُہ انحصار کے لئے نہیں بلکہ اظہارِ کثرت مقصود ہے" (مذاہب الاسلام مولفہ مولانا محمد نجم الغنی خاں رامپوری)

پھر ان فرقوں میں باہم اس قدر اختلاف ہے کہ وُہ ایک دُوسرے کو کافر اور خارج از اسلام سمجھتے ہیں۔ لیکن ڈاکٹر اقبال کے نزدیک یہ تمام باتیں غلط ہیں۔ مسلمانوں میں نہ انتشار ہے نہ افتراق۔ نہ فرقہ بندی ہے نہ گروہ سازی۔ نہ کفر کے فتوے ہیں نہ خارج از اسلام کرنے کے اعلان۔ بلکہ وُہ متحد و متفق۔ اور بنیانٌ مرصوص ہو کر قرونِ اولےٰ کے مسلمانوں کا نقشہ دُنیا کے سامنے پیش کر رہے ہیں:- ع

بریں عقل و دانش بباید گریست

مُسلمانوں کا شغل تکفیر اور ڈاکٹر اقبال

ڈاکٹر اقبال اپنے مضمون میں اس امر سے تو انکار نہیں کر سکے۔ کہ مسلمانوں نے ایک دوسرے پر کفر کے فتوے لگا رکھے ہیں لیکن انکے صریح نتائج و اثرات سے آنکھیں بند کر کے فرماتے ہیں:-

"اسلامی فقہاء نے اس نوع کے کفر کو "کفر زیر کفر" قرار دیا ہے۔ یعنی ایسا کفر جس کے ارتکاب سے مجرم کا اخراج عن المذہب لازم نہیں آتا"

"کفر زیر کفر" اول تو کوئی اسلامی اصطلاح ہی نہیں۔ اور نہ ہی اس کا کوئی مطلب ہے۔ بلکہ "کفر دون کفر" اصطلاح ہے۔ لیکن اصطلاحات اسلامی سے ڈاکٹر اقبال اور ان کے مضمون کے مترجم کی ناواقفیت سے قطع نظر کرتے ہُوئے قابلِ غور سوال یہ ہے۔ کہ کیا مسلمانوں کے ایک دوسرے کے خلاف فتاوئی تکفیر اس قسم کے ہیں۔ کہ ان کے رُو سے مجرم کا اخراج عن المذہب لازم نہیں آتا اس بات کے سراسر غلط ہونے کے شواہد اسقدر کثرت سے موجود ہیں۔ کہ ناممکن ہے۔ انہیں دیکھ کر کوئی ہوشمند انسان انکار کر سکے۔ نمونتاً صرف چند باتیں پیش کی جاتی ہیں:-

شیعوں پر کفر کے فتوے

شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی فتاوئی عزیزی صفحہ ۱۹۱ و ۱۹۲ میں شیعوں کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:-

"بشبہ نیست کہ فرقۂ امامیہ منکرِ خلافت صدیق اکبر رض اند۔ و در کتب فقہ مسطور است کہ ہر کہ انکارِ خلافت حضرت صدیقِ اکبر کند۔ منکرِ اجماع قطعی شد و کافر گشت .... ہرگاہ بموجب روایات فقہ کفرِ ایشاں ثابت شد۔ پس در ملاقات ایشاں نیز حکم ملاقات کفار جاریست"

یعنی اس میں شبہ نہیں۔ کہ فرقہ امامیہ جس سے شیعہ فرقہ مراد ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خلافت کا منکر ہے۔ اور کتب فقہ میں لکھا ہے۔ کہ جو شخص حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خلافت کا انکار کرے وُہ اجماع کا منکر اور کافر ہے۔ اس لحاظ سے شیعہ کافر ہیں۔ اور اُن سے کفار کی طرح ہی ملاقات کرنی چاہیئے۔

پھر شیعوں اور سنیوں کے درمیان رشتہ مناکحت کے متعلق یہ فتوےٰ صادر فرماتے ہیں۔ کہ:-

"اور مذہب حنفی موافق روایات مفتی بحکم فرقہ شیعہ حکم مرتداں است۔ چنانچہ در فتاویٰ عالمگیری مرقوم است۔ پس نکاح کردن از زن کہ دریں فرقہ باشد درست نیست و در مذہب شافعی دو قول ہست بریک قول کافر اند و در قول دیگر فاسق۔ چنانچہ در صواعق محرقہ مسطور است۔ لیکن قطع نظر ازاں نعقاد مناکحت بایں فرقہ موجب مفاسد ہائے بسیار میگردد مثل بدمذہب شدن اہل خانہ و اولاد و عدم موافقت صحبت وغیر ذالک۔ پس احتراز ازاں واجب است" یعنی شیعہ فرقہ کی کسی عورت سے نکاح کرنا جائز نہیں۔ کیونکہ شافعی مذہب میں شیعوں کو کافر اور فاسق سمجھا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں چونکہ ایسا نکاح بہت سے اور مفاسد کا بھی موجب ہے۔ اس لئے کسی شیعہ لڑکی سے نکاح نہیں کرنا چاہیئے۔

حضرت شیخ عبد القادر صاحب گیلانی کا شیعوں کے متعلق یہ فتوےٰ ہے۔ کہ علیھم لعنة الله وملائکته وسائر خلقه الی یوم الدین وقطع آثارهم وابار خضرائهم ولا جعل منهم فی الارض دیارا۔ لانهم بالغوا فی غلوهم ومردوا علی الکفر وترکوا الاسلام وفارقوا الایمان وجحدوا بالله والرسل والتنزیل فنعوذ بالله ممن ذهب الی هذه المقالة (غنیة الطالبین مع زبدة السالکین ص۱۵۷)

یعنی شیعوں پر خدا تعالےٰ۔ اس کے ملائکہ اور اس کی تمام مخلوق کی قیامت تک لعنت ہو۔ اور روئے زمین پر شیعوں میں سے کوئی باقی نہ رہے کیونکہ وہ اپنے غلو میں انتہا تک پہونچ چکے ہیں۔ وہ کافر ہو گئے ہیں۔ اسلام چھوڑ چکے ہیں ایمان سے جدا ہو گئے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ اس کے رسل اور قرآن کریم کے منکر ہیں۔ خدا تعالیٰ کی پناہ ان لوگوں سے۔

مولانا شیخ عبد الحق صاحب محدث دہلوی کا شیعوں کے متعلق یہ فتوےٰ ہے۔ کہ

"شیعہ دراصل یہود اور مجوس نصاریٰ و بت پرست کی اولاد ہیں۔ جو سیدنا حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور اصحاب ثلاثہ کے زمانہ میں تلوار کے ذریعہ سے اسلام پر غالب نہ ہو سکے تو تخریب اسلام کی غرض سے مسلمانوں میں داخل ہو گئے۔ اور مسلمانوں کے لباس میں عداوت اسلام شروع کی۔ اور عبد اللہ بن سبا یہودی کی جو حضرت علیؓ کے زمانہ میں ان کا سرگروہ ہوا" (تحفہ اثنا عشریہ قلمی ص۵-۶)

اسی طرح لکھتے ہیں۔

"یہ لوگ شیعہ کہلائے یہ رافضی فاسق ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کی اطاعت سے خارج" (تحفہ اثنا عشریہ ص۵۶)

نواب صدیق حسن خان صاحب شیعوں کے متعلق لکھتے ہیں۔ کہ

"جب وہ اصحاب رسول اللہ کو کافر کہتے ہیں تو کس طرح کافر نہیں۔ یہ اسلام کے دشمن ہیں جو ان کو کافر نہیں کہتا۔ وہ بھی کافر ہے۔"

(سراج الوہاج جلد دوم ص۵۷۷)

یہ فتوے اس امر کا کھلا ثبوت ہیں۔ کہ شیعوں کو اہل السنت مسلمان فاسق و کافر سمجھتے ہیں۔ جو شخص انہیں کافر نہیں کہتا۔ اسے بھی کافر قرار دیتے ہیں اور ان سے کفار کی طرح سلوک کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔

اہل السنت والجماعت کے تمام فرقوں پر فتوےٰ کفر

اس کے مقابلہ میں شیعوں کے نزدیک من حیث الجماعت سنیوں کے تمام فرقے کافر و ناری ہیں۔ چنانچہ حدیقة الشہداء کے ص۶۵ میں یہ فتوےٰ درج ہے۔ "سوائے فرقہ اثنا عشریہ امامیہ کسے ناجی نیست" یعنی سوائے شیعوں کے دنیا کا کوئی فرقہ نجات پانے کا مستحق نہیں۔

پھر شیعوں کا عقیدہ ہے کہ

"اگر کوئی اہل سنت فوت ہو جائے۔ اور کسی شیعہ کو اس کا جنازہ پڑھنا پڑے۔ تو ہر تکبیر پر میت پر لعنت اور نفرت کا اظہار کرے"۔

(زاد المعاد باب دوم فصل چہارم)

پھر شیعہ اکابر نے اپنے متبعین کو یہ تعلیم بھی دی ہے۔ کہ اگر کسی شیعہ کو اتفاقی طور پر کسی سنی کی نماز جنازہ پڑھنی پڑے۔ تو میت کے حق میں بجائے دعا کے یہ بددعا کرے۔ کہ اللهم املأ جوفه نارا وقبره نارا وسلط علیه الحیات والعقارب (جامع العباسی باب الصلوٰة) یعنی اے خدا تو اس میت کے نہ صرف پیٹ کو آگ سے بھر دے۔ بلکہ اس کی قبر کو بھی آگ بنا دے۔ اور اس پر سانپ اور بچھو مسلط کر۔ جو ہر وقت اسے کاٹتے رہیں۔

سنیوں کی آپس میں تکفیر بازی

پھر اہل السنت والجماعت کے تمام فرقے بھی ایک دوسرے کو کافر قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ مقلدین غیر مقلدین یعنی وہابیوں کے متعلق کہتے ہیں۔

"فرقۂ غیر مقلدین جن کی علامات ظاہری اس ملک میں آمین بالجہر یعنی آمین پکار کر کہنا اور رفع یدین کرنا اور نماز میں سینے پر ہاتھ باندھنا اور امام کے پیچھے الحمد پڑھنا ہے اہل السنت والجماعت سے خارج ہیں۔ اور مثل دیگر فرقۂ ضالہ رافضی خارجی وغیرہما کے ہیں۔۔۔ غیر مقلدین سے مخالطت اور مجالست کرنا۔ ان کو خوشی سے اپنی مساجد میں آنے دینا شرعاً ممنوع ہے۔۔۔۔ ان کے پیچھے نماز درست نہیں۔ کیونکہ ان کے مسائل۔۔۔ اور عقائد۔۔۔۔ بعض موجب کفر اور بعض موجب مفسد نماز ہیں"۔

(رسالہ جامع الشواهد فی اخراج الوهابیین عن المساجد ص۴-۵)

انتظام المساجد صفحہ ۷ پر یہ فتوے درج ہے۔ کہ

"غیر مقلد اہل السنت سے خارج بلکہ رافضیوں اور خارجیوں کی طرح ہیں۔ نہ ان کے پیچھے نماز درست نہ ان سے مخالطت اور مجالست درست"

مولوی احمد رضا خاں بریلوی نے تو اس سے بھی زیادہ ترقی کی۔ اور حضرت مولانا محمد اسمٰعیل صاحب شہید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق معاذ اللہ ستر کفر ثابت کرتے ہوئے لکھا۔ "بلا شبہ وہابیہ مذکورین اور ان کے پیشوائے مسطور (حضرت مولانا اسماعیل صاحب شہید) پر بوجوہ کثیر قطعاً یقیناً کفر لازم اور حسب تصریحات جماہیر فقہائے کرام اصحاب فتاوےٰ حکم کفر ثابت و قائم۔ اور بظاہر ان کا کلمہ پڑھنا اس کا نافی اور ان کو نافع نہیں ہو سکتا۔"

(الکوکب الشہابیہ علی کفریات ابی الوہابیہ)

اس کے مقابلہ میں غیر مقلدین یعنی وہابیوں نے حنفیوں اور مقلدین کے متعلق جو فتوے دیئے ہیں۔ ان میں سے ایک فتح المبین میں بحوالہ اعتصام السنہ ان الفاظ میں لکھا ہے۔

"چاروں اماموں کے مقلد اور چاروں طریقوں کے متبع یعنی حنفی شافعی مالکی۔ حنبلی اور چشتیہ قادریہ نقشبندیہ مجددیہ وغیرہ سب لوگ مشرک اور کافر ہیں۔" (ص۳۵)

مجموعہ فتاوےٰ صفحہ ۵۴-۵۵ میں لکھا ہے

"مقلدین کے عقائد موجب شرک اور مفسد نماز ہیں۔ ایسے لوگوں کو مسجد میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دینی چاہیئے"۔

نواب صدیق حسن خان صاحب لکھتے ہیں۔

"مقلد مشرک ہیں"

(اقتراب الساعۃ ص۱۶)

یہ تو مقلدین اور غیر مقلدین کے باہمی جھگڑوں کا حال ہے۔ اب مقلدین کی باہمی تکفیر کا بھی حال ملاحظہ فرمائیں۔

مولوی احمد رضا خاں بریلوی اپنی کتاب حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین ص۱۱۳ میں مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی مولوی اشرف علی صاحب تھانوی اور ان کے اتباع و مریدین کا ذکر کر کے لکھتے ہیں۔

"یہ سب کے سب کافر و مرتد ہیں۔ باجماع امت اسلام سے خارج ہیں۔۔۔۔۔۔ معتمد کتابوں میں ایسے کافروں کے حق میں فرمایا ہے کہ جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے۔ خود کافر ہے"۔

دیوبندی حضرات اپنے متعلق اس قسم کا فتوےٰ سن کر بھلا کب خاموش رہ سکتے تھے۔ انہوں نے بھی جھٹ قلم اٹھایا اور لکھ دیا۔

"مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی مع اذناب و اتباع کے کافر اور جو نہ انہیں کافر نہ کہے۔ اور ان کو کافر کہنے میں کسی وجہ سے بھی شک و شبہ کرے۔ وہ بھی بلا شبہ قطعی کافر"

(رد التکفیر علی الفحاش التشنطیر ص۱۱)

ڈاکٹر اقبال کے دماغی توازن کا جائزہ

یہ حوالجات جو مشتے نمونہ از خروارے کا مصداق ہیں۔ یہ امر ظاہر کر دینے کے لئے بالکل کافی ہیں۔ کہ ہندوستان میں مسلمانوں کا کوئی فرقہ ایسا نہیں۔ جو یہ دعوےٰ کر سکے۔ کہ اس پر کفر کا فتوےٰ نہیں لگایا گیا۔ اور اسے بڑے بڑے جبہ پوش علماء کی طرف سے خارج از اسلام قرار نہیں دیا گیا۔ یہی وہ چیز ہے۔ جس نے مسلمانوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ اور ان کی وحدت کو پاش پاش کر کے انہیں اغیار کے لئے ایسا تر نوالہ بنا دیا۔ کہ وہ آسانی سے اسے نگلنے لگ گئے۔ مگر ڈاکٹر اقبال آج ان تمام باتوں کو پس پشت پھینک کر فرما رہے ہیں۔ کہ گو "معمولی مسائل" پر مسلمانوں میں کفر طرازی کا بازار گرم رہا۔ مگر کوئی ایسا فتوےٰ کفر نہیں دیا گیا۔ جس کے رو سے مجرم کا اخراج عن المذہب لازم آتا۔ حالانکہ متذکرۃ الصدر حوالجات اور اسی قسم کے اور بیسیوں فتوے پکار پکار کر اس کی تغلیط کر رہے ہیں۔

اہل پنجاب کی بہتری کیلئے ایک متحدہ پروگرام کی ضرورت

(از جناب خان بہادر مشتاق احمد صاحب گورمانی۔ ممبر پنجاب لیجسلیٹو کونسل)

اخبار پرتاپ مورخہ ۵ مارچ ۱۹۳۶ء میں ایک خبر زیر عنوان "کیا پنجاب کی اکالی پارٹی دو حصوں میں منقسم ہو جائے گی۔ سر فضل حسین سے تعاون کرنے یا نہ کرنے کا سوال" شائع ہوئی ہے۔ بدقسمتی سے ہمارے ملک میں اصول کو نظر انداز کر کے فروعات پر اور کلیات کو چھوڑ کر جزئیات پر زیادہ توجہ دی جاتی ہے۔ ہماری سیاسیات بھی اسی مرض کا شکار رہیں۔ جس کی وجہ سے ہم اصولی نقطۂ نظر اور سیاسی نصب العین سے قطع نظر کر کے شخصی الجھنوں میں پڑ کر اپنے مقاصد کو نقصان پہونچاتے رہتے ہیں۔ ہمارے جماعتی اور سیاسی نظام میں انفرادی اور شخصی عناصر کو ضرورت سے زیادہ غلبہ ہے۔ دنیا کے زیادہ ترقی یافتہ اور آزاد ممالک میں کوئی سیاسی تحریک یا جماعتی نظام شروع کیا جاتا ہے۔ تو اس کے اصول پر بیشتر توجہ دی جاتی ہے۔ اور اس کے تصفیہ کے بعد اس امر کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔ کہ کون کون اشخاص اس کے چلانے کے اہل ہیں۔ اور اسے کامیاب بنانے میں مفید ہو سکتے ہیں۔ لیکن یہاں الٹی گنگا بہائی جاتی ہے۔ کارکنوں اور لیڈروں کے انتخاب پر زیادہ توجہ دی جاتی ہے۔ اور تحریک کے مقاصد اور لائحہ عمل کو فروعات میں شمار کیا جاتا ہے۔ یہ اسی ذہنیت کا نتیجہ ہے۔ کہ ملک میں آئے دن نئی نئی انجمنیں اور جماعتیں ظہور میں آتی جا رہی ہیں۔ اور اختلافات کی خلیج وسیع ہوتی جا رہی ہے۔ ضرورت وقت اس امر کی متقاضی ہے۔ کہ ہم شخصیتوں کی الجھنوں اور فرقہ داری کی بندشوں سے آزاد ہو کر جماعتی اور قومی مفاد کے مدنظر ایک مشترک پروگرام مرتب کریں۔ اور اپنے سیاسی تخیل کے معیار میں بلندی اور زاویۂ نگاہ میں وسعت پیدا کریں۔ اس بات کی بحث بے نتیجہ اور تضیع اوقات ہے۔ کہ ہمیں کونسے لیڈر کی حمایت یا مخالفت کرنی چاہئیے۔

میرے خیال میں متذکرہ بالا خبر پرتاپ کے نامہ نگار کی ذہنی کاوشوں کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ میاں سر فضل حسین صاحب نے ابھی تک اس بات کا کوئی اعلان نہیں کیا۔ کہ وہ پنجاب کے آئندہ دستور اساسی میں رہنمائی کے فرائض اپنے ذمے لینے کے لئے تیار ہیں۔ گو صوبے کے بیشتر حصے کا یہ خیال ہے۔ کہ اگر میاں صاحب موصوف کی صحت انہیں اجازت دے۔ تو وہ اس ذمہ واری کے بہترین اہل ہیں۔ اور ان کی رہنمائی ملک اور قوم کے لئے نہایت مفید ثابت ہوگی۔

اندریں حالات یہ خبر صحیح نہیں ہو سکتی۔ کہ میاں صاحب موصوف کے ساتھ تعاون کرنے کے سوال پر اکالی لیڈروں میں سخت اختلاف پیدا ہو گیا ہے۔ ان قیاس آرائیوں کا مقصد سوائے سکھوں میں انتشار پھیلانے کے اور کچھ نہیں ہو سکتا۔

ممکن ہے۔ ان قیاس آرائیوں کی بنیاد وہ پمفلٹ ہو۔ جو سیاسیات پنجاب کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ اور جسے میاں سر فضل حسین کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ اس پمفلٹ میں حالات گذشتہ پر جو تبصرہ کیا گیا ہے۔ اور مختلف فرقوں کی آرزوؤں کا جو خاکہ پیش کیا گیا ہے۔ وہ محض تنقیدی مقالے یا دیباچے کی حیثیت رکھتا ہے۔ اصل چیز وہ پروگرام ہے۔ جو پمفلٹ کے اختتام پر درج ہے۔ اور جسے آئندہ حکومت کے لئے مجوزہ لائحہ عمل کہا جا سکتا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ اس پروگرام کے نفس مضمون پر مؤلف کی شخصیت کے سوال سے قطع نظر غور کیا جائے۔ اور فیصلہ کیا جائے۔ کہ یہ پروگرام کس حد تک ملکی و قومی ضروریات اور خواہشات کے پیش نظر مفید ہو سکتا ہے۔ اور اس کو زیادہ مفید اور کارآمد بنانے کے لئے کن کن ترامیم کی ضرورت ہے۔

اس پروگرام کے حسب ذیل مقاصد بیان کئے گئے ہیں۔

۱۔ صوبے کی سیاسی اور جماعتی خود داری کا حصول۔

۲۔ صحیح جمہوری ذہنیت کا قیام جس سے ہر فرد جماعت کو ترقی کے یکساں مواقع حاصل ہو سکیں۔ اور شخصی یا فرقہ وارانہ پاسداری و جانبداری کی لعنتوں سے ملک کو نجات دلائی جا سکے۔

۳۔ اچھوت قوموں اور پسماندہ جماعتوں کو سوسائٹی کے باقی ترقی یافتہ طبقوں کے معیار پر لائے۔ اور انہیں مساوی حقوق دلانے کی کوشش کرے۔

۴۔ ملک کے اقتصادی اور زراعتی حالات کے پیش نظر صوبے کی اقتصادی و مالی معاملات میں ضروری ترامیم کا عمل میں لانا۔ جس سے افلاس و کساد بازاری دور ہو کر دولت و فارغ البالی حاصل ہو سکے۔ مثلاً عمدہ اور منفعت بخش اجناس کی کاشت کو ترقی دینا فروخت اجناس کے لئے سہولتیں مہیا کرنا۔ گھریلو صنعتوں کو ترقی دینا۔ ملک کی تجارت اور صنعت و حرفت کو فروغ دینا۔ تاکہ ملک کی خام اجناس کا بہتر مصرف پیدا کیا جا سکے۔

۵۔ نظم سلطنت کے اخراجات کو کم کرنا۔ تاکہ ٹیکسوں کے بوجھ میں کمی کی جا سکے۔ اور مفاد عامہ کے محکموں میں زیادہ سے زیادہ روپیہ خرچ کیا جا سکے۔

چونکہ پنجاب ایک زراعتی سرزمین ہے۔ اس صوبے کی تقریباً سالم آبادی کا انحصار زراعت پر ہے۔ بیشتر حصہ تو کاشت کاری پر گزر اوقات کرتا ہے۔ اور بقایا حصۂ آبادی زراعتی پیداوار کی تجارت پر انحصار رکھتا ہے۔ اس لئے صوبے کی مجموعی بہتری کے لئے اس ذریعہ معاش میں ترقی لازمی چیز ہے۔

متذکرہ بالا پروگرام صوبے کی ہر جماعت کے لئے یکساں طور پر مفید اور ضروری ہے اور اس پر عمل پیرا ہونے کے لئے متحدہ کوشش اور تعاون کی ضرورت ہے۔ جس کے بغیر ان مقاصد کا حصول تقریباً ناممکن ہے۔

اگر اس پروگرام کے قبول یا مسترد کرنے کے فیصلے کو معزز نامہ نگار پرتاپ سر فضل حسین سے تعاون یا عدم تعاون کے مسئلہ سے تعبیر کرتے ہیں۔ تو انہیں معلوم ہونا چاہئیے۔ کہ اس کے متعلق کسی ذی فہم اور عملی جماعت کے اندر انتشار پیدا ہونے کی کوئی توقع نہیں ہو سکتی اور خاص کر سکھ قوم کے اندر جو غربا اور بیکسوں کی حمایت اپنا مذہبی اور اخلاقی فرض سمجھتی ہے۔ اور جس کا انحصار زراعت اور کاشت کاری پر ہے۔ سکھ مذہب کے بانی شری بابا گورو نانک جی کی تعلیم کا سب سے بڑا مقصد پسماندہ اور اچھوت جماعتوں کو برابری کا مرتبہ دلانا اور فرقہ وارانہ تنگ نظریوں کو دور کرنا ہے۔ اور مجوزہ پروگرام بھی اسی مقصد کا حامل ہے۔ پھر یہ کیسے ممکن ہے۔ کہ سکھوں میں اس کے متعلق اختلاف اور انتشار ہو۔ اس وقت ضرورت ہے۔ کہ تمام فرقے اپنے اندرونی اختلافات کو دور کر کے متحدہ صورت میں ملک و قوم کی بہتری کے لئے ایک مرکز پر جمع ہو جائیں۔ اور ایک متحدہ پروگرام مرتب کر کے اسے کامیاب بنانے میں سرگرم کار ہوں۔

ہمارے اخبار نویسوں کو بھی چاہئیے۔ کہ اختلاف و انتشار کی قیاس آرائیوں کی بجائے تمام جماعتوں کو متحد کر کے اس پروگرام پر لانے کی کوشش کریں۔

قابل توجہ امراء جماعت و پریذیڈنٹ و سیکرٹریان وصایا

موصیوں کے تقوی و طہارت کے متعلق وقتاً فوقتاً دفتر ہذا میں اطلاع دیتے رہا کریں تاکہ دفتر ہذا تازہ حالات سے مطلع رہے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ۔ قادیان)

زمینداران علاقہ دوکانڈی ضلع سیالکوٹ کا ایک عام جلسہ

نالہ ڈیک کے ذریعہ آبپاشی کی تجویز کی پرزور تائید

۱۴ مارچ ۱۹۳۶ء۔ زمینداران علاقہ دوکانڈی ضلع سیالکوٹ کا ایک عام جلسہ زیر صدارت جناب چوہدری غلام محمد صاحب پوہلا مہاران ضلع سیالکوٹ بمقام موضع منگولہ منعقد ہوا۔ جس میں باتفاق رائے مندرجہ ذیل ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔

(۱) زمینداران علاقہ دوکانڈی کا یہ جلسہ حکومت پنجاب سے استدعا کرتا ہے۔ کہ وہ زمینداران علاقہ ہذا جس میں قریبًا ایک سو گاؤں شامل ہیں کی مفلوک الحالی اور ابتر حالت کے پیش نظر آب پاشی کا ذریعہ پیدا کر کے ان کی بہتر سے بہتر امداد کرے۔

(۲) یہ جلسہ ہال افسر صاحب بہادر ضلع سیالکوٹ کی اس تجویز سے کلی طور پر اتفاق کرتا ہے۔ جو انہوں نے علاقہ ہذا کی آبپاشی کے لئے موضع کھیر سے اور اونچا بھاڑنگ ضلع سیالکوٹ کے درمیان سے نالہ ڈیک کھود کر اس کا رخ علاقہ ہذا کی طرف پھیر دینے کی پیش کی ہے۔ اور یہ جلسہ واضح کرتا ہے کہ ڈیک کی کھدائی اور اس کے پانی کو دو حصوں میں تقسیم کرنے سے ہرگز کسی ایک گاؤں کو بھی نقصان کا خدشہ نہیں۔ اور اس کے ذریعہ ایک بہت بڑا علاقہ جو عدم ذریعہ آب پاشی کی وجہ سے تباہ ہو رہا ہے۔ سرسبز اور شاداب ہو جائے گا۔ اس لئے اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے کی جس قدر جلدی کوشش ہو سکے گی جائے۔

(۳) یہ جلسہ اس بے بنیاد مضمون کو جو "روزنامہ احسان" ۲۰ فروری ۱۹۳۶ء کی اشاعت میں زیر عنوان "نالہ ڈیک کے کنارے بسنے والے زمینداروں کی بربادی کے سامان" شائع ہوا ہے۔ نہایت ہی نفرت اور حقارت کی نگاہ سے دیکھتا اور اسے محض ایک خود غرض اور بدخواہ زمینداران کے دماغ کا نتیجہ قرار دیتا ہے۔ اور حکومت پنجاب سے استدعا کرتا ہے۔ کہ وہ اس مضمون کو پرپشہ کے برابر بھی وقعت نہ دے۔ یہ جلسہ پریذیڈنٹ صاحب کو اختیار دیتا ہے کہ اس کارروائی کی نقول افسران بالا اور پریس کو بھیج دیں۔ (نامہ نگار)

جماعت ہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ کی اہم قراردادیں

نوشہرہ ککے زئیاں ضلع سیالکوٹ میں جماعت احمدیہ کا ۲-۳ مارچ کو جلسہ ہوا۔ جس میں ضلع سیالکوٹ کی تمام احمدی جماعتوں کے نمائندے شریک ہوئے۔ اس میں حسب ذیل قراردادیں پاس کی گئیں۔

(۱) ضلع سیالکوٹ کی احمدی جماعتوں کے نمائندوں کا یہ عظیم الشان جلسہ احرار کی گندہ دہانی۔ بدزبانی اور اشتعال انگیزی کو جو انہوں نے اپنے جلسہ نوشہرہ ککے زئیاں میں ۲ اور ۳ مارچ کی درمیانی شب جماعت احمدیہ کے مقدس بانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء اور جماعت احمدیہ کے خلاف کی۔ نہایت غصہ و نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اگر ہمیں صبر کی تلقین نہ کی جاتی۔ تو ہم اپنی جانوں پر کھیل جاتے۔ مگر بدزبان احرار کو ایسے گندے اور ناپاک الفاظ منہ سے نہ نکالنے دیتے۔

(۲) ہم نہایت افسوس اور دلی رنج کے ساتھ اس بات کا بھی اظہار کرتے ہیں۔ کہ جو پولیس اس موقع پر حفظ امن کے لئے متعین کی گئی تھی۔ اس نے اپنی فرض شناسی میں نہایت کوتاہی سے کام لیا۔ بجائے اس کے کہ احرار کو بدزبانی سے روکا جاتا۔ ان میں بیٹھ کر ان کی ممد ثابت ہوتی اور سنا ہے۔ کہ ایک پولیس افسر نے ایک بدزبان احراری کو دو روپے بھی دئے۔ خاکسار عبد العظیم سکرٹری تبلیغ نوشہرہ ککے زئیاں

داتا زید کا میں سکھوں سے فیصلہ کن مناظرہ

۲۶ فروری کو گیانی واحد حسین صاحب نے ایک لیکچر حضرت بابا نانک صاحب کے مسلمان ہونے پر دیا جس سے متاثر ہو کر بعض غیر مسلموں نے اپنے بزرگوں سے برملا کہدیا۔ کہ یا تو تم اپنے گیانی بلا کر گیانی واحد حسین صاحب کی موجودگی میں ان کے دلائل کی تردید کراؤ۔ ورنہ ہم باباصاحب کو مسلمان سمجھیں گے۔ اور اس کا اثر ضرور ہم پر پڑیگا۔ چنانچہ مندرجہ ذیل شرائط پر ایک عظیم الشان مناظرہ ۲۱ و ۲۲ مارچ کو مقرر ہوا ہے سکھ دوست دور دور کے اضلاع سے تشریف لائیں گے۔ اس لئے جہاں تک ہو سکے۔ احمدی احباب بھی ان تاریخوں پر تشریف لائیں مناظرہ کی حسب ذیل شرائط مقرر ہوئی ہیں:-

مضمون دو ہونگے یعنی (۱) کیا بابا نانک صاحب سکھ تھے۔ (۲) کیا آپ مسلمان تھے۔

۳- پہلا اور آخری وقت مدعی کا ہوگا۔

۴- جماعت احمدیہ کی تمام کتب پیش ہو سکیں گی اور سکھ ازم کی حسب ذیل کتب پیش ہوں گی۔ یعنی وہ کتاب جو آج سے بیس برس پہلے کی تصنیف شدہ ہو۔ اور خالصہ ٹریکٹ سوسائٹی و گوردوارہ پربندھک کمیٹی کی شائع شدہ کتابیں بھی پیش ہوں گی۔

۵- حفظ امن کے متعلق اپنے اپنے فریق والے ذمہ وار ہوں گے۔

۶- مقام مباحثہ داتا زید کا و جید وال کے درمیانی رقبہ میں ہوگا۔

خاکسار

رشید احمد باجوہ۔ داتا زید کا ضلع سیالکوٹ

مجلس مشاورت ۱۹۳۵ء کے فیصلہ کی تعمیل

مجلس مشاورت ۱۹۳۵ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فیصلہ فرمایا تھا۔ کہ ہر موصی کو چاہئے۔ وہ اپنی آمدنی کی بھی وصیت کرے اور جن لوگوں نے صرف جائداد کی وصیت کی ہوئی ہے۔ ان سے بھی آمدنی کی وصیت کرائی جائے سو اس فیصلہ کے مطابق جن لوگوں نے صرف اپنی جائیداد کی وصیت کی ہوئی تھی۔ انکو تحریک کی گئی کہ وہ اپنی آمدنی کی بھی وصیت کریں اس تحریک کے جواب میں جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی تحریر فرماتے ہیں "گرامی نامہ ملا۔ میں مجلس مشاورت کے فیصلہ پر عمل کرنا اپنی سعادت سمجھتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی مقررہ آمدنی نہیں اسلئے اتنا یقین دلاتا ہوں۔ کہ جوں جوں مجھے ملیگا۔ اس میں سے ایک حصہ بہ تعمیل ارشاد مجلس مشاورت پیش کرو نگا و باللہ التوفیق میں آپکو یقین دلاتا ہوں۔ کہ میرا انتہا سلسلہ کیلئے خرچ کرنے میں ...

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

نئی دہلی ۱۲ مارچ - کل کونسل اوف سٹیٹ کے اجلاس میں درگاہ اجمیر کے متعلق راجہ غضنفر علی کے بل پر جب بحث کی نوبت آئی - تو مسٹر حسن امام نے اعتراض کیا - کہ چونکہ اس بل کے لئے گورنر جنرل کی اجازت حاصل نہیں کی گئی - اس لئے اس پر بحث و تمحیص نہیں کی جاسکتی - راجہ غضنفر علی نے یہ کہتے ہوئے بل واپس لے لیا - کہ اجازت حاصل کرنے کے بعد وہ جدید بل پیش کریں گے -

لنڈن ۱۲ مارچ - آج صوبجات سندھ اور اڑیسہ کے نئے گورنر سر لینسلاٹ گراہم اور سر جان ہبک لنڈن سے عازم ہندوستان ہوگئے

لنڈن ۱۲ مارچ - معلوم ہوا ہے کہ اٹلی نے اپنے سفیر مقیم پیرس کی معرفت فرانس سے موجودہ نازک صورت حالات میں تعاون کا وعدہ کیا ہے - بشرطیکہ فرانس اس امر کا وعدہ کرے کہ وہ متنازعہ حبشہ کے ایسے تصفیہ کے لئے جو اٹلی کے لئے قابل قبول ہو - اپنا پورا پورا اثر صرف کرے گا -

پیرس ۱۲ مارچ - فرانس کے ایک سرکاری اعلان میں لکھا ہے - کہ جرمنی نے ۹۰ ہزار سپاہی رائن لینڈ میں بھیج دیئے ہیں - اور اس خطرہ کے پیش نظر حکومت فرانس نے بھی اپنی فوجوں کو سرحد پر متعین کر دیا ہے - اور وہ فوجیں ہر وقت تیار ہیں

لنڈن ۱۲ مارچ - لنڈن میں لوکارنو کانفرنس کے صدر مسٹر بالڈون ہونگے

برلن ۱۲ مارچ - حکومت جرمنی نے ایک یادداشت شائع کی ہے - جس میں لکھا ہے کہ اگر دوسرے ممالک نے صلح کے متعلق ہر قسم کی تجاویز پر ہمدردانہ غور نہ کیا - اور معاہدہ لوکارنو کی خلاف ورزی کی وجہ سے کوئی نتیجہ نہ نکلا تو گورنمنٹ صلح کی گفت و شنید کرنے سے انکار کر دے گا -

نئی دہلی ۱۲ مارچ - معلوم ہوا ہے - اعلیحضرت نظام حیدر آباد دکن، علی گڑھ تشریف لے جائیں گے - اور وہاں چانسلر یونیورسٹی کی حیثیت سے ہز ایکسیلنسی وائسرائے کو ڈاکٹر آف لاز کی اعزازی ڈگری تفویض کریں گے -

نئی دہلی ۱۲ مارچ - مطالبات زر پر بحث جاری رکھنے کے لئے آج پھر اسمبلی کا اجلاس منعقد ہوا - نیشنلسٹ پارٹی کے لیڈر مسٹر اینے نے علامتی تخفیف کی تحریک پیش کی جس سے ان کا مقصد حکومت کی متشددانہ حکمت عملی پر بحث کرنا تھا - تقسیم آراء پر مسٹر اینے کی قرارداد تخفیف ۶۲ کے مقابلہ میں ۶۳ آراء سے منظور ہوگئی - اس طرح اسمبلی میں حکومت کو ایک اور شکست ہوئی -

لاہور ۱۲ مارچ - کل پنجاب کونسل کے اجلاس میں جب چوہدری اللہ داد خان نے حکومت پر بے پروائی اور مقامی افسران پر بے اعتنائی کا الزام لگایا - تو ممبر خزانہ نے اس پر اعتراض کیا - اس پر صاحب صدر نے رولنگ دیتے ہوئے کہا - کہ ایوان کے ارکان کو حق حاصل ہے کہ نظام کے متعلق نکتہ چینی کریں - لیکن انفرادی طور پر نکتہ چینی نہیں ہونی چاہیئے -

لاہور ۱۲ مارچ - آج پنجاب کونسل میں جھنگ کے گورنمنٹ گرلز سکول میں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے متعلق ہیڈ معلمہ کے ہتک آمیز کلمات کی طرف حکومت کی توجہ دلائی گئی - وزیر تعلیم نے سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا - کہ ہیڈ معلمہ کی معذرت کے بعد وہاں حالات پرامن ہوگئے ہیں - اور حکومت نے اسے وہاں سے تبدیل کر دیا ہے -

لنڈن ۱۲ مارچ - آج دارالعوام میں وزیر مالیات نے ملک معظم کا ایک پیغام پڑھ کر سنایا - جس میں مندرج تھا - کہ ملک معظم نے اپنی موروثی آمدنی کو غیر مشروط طور پر دارالعوام کے حوالہ کر دیا ہے - تاکہ وہ شاہی خاندان کی تنخواہوں اور ان کے دوسرے مصارف پر صرف کرسکے - پیغام میں اس امر کی خواہش ظاہر کی گئی ہے - کہ ملک معظم کی شادی کے امکان کو ملحوظ رکھا جائے - سر ٹروبلتھرن نے استفسار کیا - کہ آیا ملک معظم نے اپنی شادی کے متعلق کوئی اطمینان دلایا ہے - (قہقہہ) لیکن اس سوال کا کوئی جواب نہیں دیا گیا

لنڈن ۱۲ مارچ - بیلجیم کے وزیر اعظم نے جرمنی کے اقدام کے متعلق تقریر کرتے ہوئے کہا - کہ فرانس اور روس کا معاہدہ جس کے خلاف احتجاج کے طور پر جرمنی نے یہ اقدام کیا ہے - بیلجیم سے اس کا کوئی تعلق نہیں - تاہم بیلجیم اپنے تحفظ کے لئے فرانس اور برطانیہ کے ساتھ اتحاد عمل کے لئے تیار ہے -

نئی دہلی ۱۲ مارچ - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے - کہ کونسل اوف سٹیٹ کی میعاد آئندہ شملہ اجلاس تک بڑھا دی گئی ہے - اس کے آئندہ انتخابات موسم خزاں میں ہوں گے -

لنڈن ۱۲ مارچ - معلوم ہوا ہے - اگر معاہدہ لوکارنو پر عمل کرانے میں فرانس کو کامیابی حاصل نہ ہوئی - تو وہ لیگ اوف نیشنز سے علیحدہ ہو جائے گا -

برلن ۱۲ مارچ - ہر ہٹلر نے ایک تازہ بیان میں کہا ہے - کہ جرمنی کا فرانس پر حملہ کرنے کا کوئی ارادہ نہیں - لیکن چونکہ فرانس نے معاہدہ لوکارنو کی مقتضیات کے خلاف روس سے معاہدہ کیا ہے - اس لئے جرمنی اپنی سرحد کو غیر محفوظ نہیں چھوڑ سکتا -

پشاور ۱۲ مارچ - کل فنانس ممبر نے سرحد کونسل کے سامنے ۳۷-۱۹۳۶ء کا مجوزہ بجٹ پیش کیا - بجٹ میں اندازہ کیا گیا ہے - کہ آمدنی ایک کروڑ ستر لاکھ ہوگی - مگر مصارف کا اندازہ ایک کروڑ اسی لاکھ ہے - فنانس ممبر نے کہا - کہ ایبٹ آباد کی [illegible] تعمیر کے لئے ۲ لاکھ روپیہ کا انتظام کیا گیا ہے -

دہلی ۱۲ مارچ - آل انڈیا مسلم کانفرنس کے آئندہ اجلاس کے سلسلہ میں زبردست تیاریاں ہو رہی ہیں - مجلس استقبالیہ کا قیام عمل میں لایا گیا - علاوہ ازیں کئی ماتحت مجالس بنائی گئی ہیں -

لاہور ۱۲ مارچ - آج پنجاب کونسل میں ایک سوال کے جواب میں وزیر تعلیم نے بیان کیا کہ یونیورسٹی کی طرف سے کالجوں کے طلباء پر سختی سے پابندیاں عائد کی گئی ہیں اور طلباء کو حکم دیا گیا ہے - کہ وہ گرمیوں میں دس بجے رات کے بعد اور سردیوں میں ۹½ بجے کے بعد اپنی قیام گاہوں سے باہر نہ نکلیں -

بریلی ۱۲ مارچ - پرسوں بریلی میں آتشزدگی سے ۲۵ مکان جل کر راکھ ہو گئے - میونسپل فائر انجن نے پولیس کی مدد سے آگ پر قابو پایا - تقریباً بیس خاندان بے گھر ہوگئے ہیں

امرتسر ۱۲ مارچ - گیہوں تیار ۲ روپے ۳ آنے ۶ پائی - نخود تیار ۲ روپے ۳ پائی - سونا دیسی ۳۵ روپے ۹ آنے ۶ پائی - اور چاندی دیسی ۵۰ روپے ہے -

نئی دہلی ۱۲ مارچ - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے - کہ وزیر ہند کے مشیر قانونی فیڈریشن میں ریاستوں کی شمولیت کی شرائط کے مسودہ پر دوبارہ غور کر رہے ہیں - چند ماہ تک ترمیم شدہ مسودہ شائع کر دیا جائے گا -

لاہور ۱۲ مارچ - آج پنجاب کونسل کے اجلاس میں محکمہ آبکاری کا مطالبہ زر پیش ہوا - چوہدری چھوٹو رام نے تحریک تخفیف پیش کی - مسٹر مکند لال پوری نے مخالفت کی - چوہدری چھوٹو رام اس کے جواب میں تحصیلداروں کے چند اعداد و شمار کا حوالہ دینے کے لئے اٹھے - لیکن صدر نے روک دیا - جس پر چوہدری صاحب بطور پروٹسٹ اجلاس سے اٹھ کر چلے گئے -

لاہور ۱۲ مارچ - حکومت پنجاب نے شہید گنج سے متعلق دو اشتہارات جو لاہور کے ایک سکھ نے شائع کئے ضبط کر لئے ہیں

لاہور ۱۲ مارچ - سید عنایت شاہ صاحب نے مسجد شہید گنج کی زمین پر چبوترہ تعمیر کئے جانے کے خلاف جو درخواست ڈسٹرکٹ جج کی عدالت میں دی تھی - اس کے متعلق عدالت نے ۱۲ مارچ کو فریق ثانی کو حاضر ہونے کا حکم دیا تھا چنانچہ آج دونوں فریق حاضر تھے - عدالت نے جائے متنازعہ کو معائنہ کرنے کا حکم دیا -

نئی دہلی ۱۲ مارچ - پرتاپ ۱۴ مارچ لکھتا ہے - کہ اسمبلی میں جب فرقہ وارانہ فیصلہ کے سوال پر نیشنلسٹ پارٹی کی طرف سے تخفیف کی تحریک پیش کی جائے گی - تو اس پر آراء شماری کے وقت کانگرس پارٹی غیر جانبدار رہے گی -

لنڈن (بذریعہ ڈاک) معلوم ہوا ہے کہ - لارڈ سنہا دار الامراء میں اپنی نشست کا حق قائم کرنے کے لئے لنڈن جا کر ملک معظم کی خدمت میں درخواست پیش کریں گے ؂

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا - اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر - غلام نبی